www.KitaboSunnat.com

قاری فہد اللہ مراد☆

حفاظتِ قرآنِ کریم کے قدیم وجدید ذرائع اور اس ضمن میں جامعہ لاہور اور دیگر اداروں کی خدمات کا جائزہ

قرآن کریم انسانیت کے لئے اللہ رب العزت کا آخری پیغام ہے اس کے بعد آسمان سے انسانیت کی راہنمائی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ قرآن کریم چونکہ آخری الٰہی ہدایت نامہ ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس میں قیامت تک پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہو جو کہ قرآن کریم میں بدرجہ اتم موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ [النحل :۸۹]

''قرآن کریم میں ہر ایک شے (بعثت نبوت سے قیامت تک) کی وضاحت موجود ہے۔''

قرآن مجید چونکہ قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے اس لئے قرآن کا اپنی اصلی صورت میں باقی رہنا از حد ضروری تھا تاکہ ہر دور میں گم گشتانِ راہ کے لئے ستارہ راہ روی کا کام دے، ضلالت و گمراہی کی شب تاریک میں ڈوبے ہوئے انسان کے لئے نور کی کرن بنے، طالبانِ رُشد و ہدایت کے لئے ذات حق تک رسائی کا ذریعہ بنے، اپنے ماننے والوں کو نظام زندگی فراہم کرے اور کامیابی کی بشارت سنائے، نہ ماننے کو باری تعالیٰ کا تعارف کروائے اور انکار پر اصرار کرنے والوں کو اس کے عذاب و عقاب کی وعید سنائے۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کس طرح ہوئی اور مزید کس طرح ممکن ہے۔ اس باب میں جو کام ہو چکا اور جو مزید ہوسکتا ہے یا ہونا چاہیے ہم اس کو تین مرحلوں میں ذکر کرتے ہیں:

- **پہلا مرحلہ:** جمع رسمی
- **دوسرا مرحلہ:** جمع صوتی
- **تیسرا مرحلہ:** جمع کتابی

پہلا مرحلہ: جمع رسمی

قرآن کریم کی رسم کے متعلق جو کام ہوا ہے اس کو تین طرح تقسیم کیا گیا ہے:

① جمع نبوی ② جمع صدیقی ③ جمع عثمانی

❶ جمع نبوی

جناب نبی کریم ﷺ نزولِ وحی کے فوراً بعد کاتبین وحی کو قرآن لکھوا دیا کرتے تھے اگر کسی وقت قرآن کا کوئی حصہ قلوب سے محو ہو جائے تو اس کو دوبارہ یاد کر لیا جائے اور اس طرح قرآن قیامت تک اپنی اصلی شکل میں محفوظ رہے۔

☆ فاضل كلّية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، معاون مدیر ماہنامہ 'میثاق'، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
’’میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی لکھا کرتا تھا تو جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ شدید تکلیف محسوس کرتے اور موتیوں کی طرح آپ ﷺ کے جسم اَطہر سے پسینہ بہتا۔ جب وحی ختم ہوجاتی تو میں کھجور کا پتہ یا کسی بھی چیز (کاغذ، چمڑے، کپڑے) کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوتا، آپ ﷺ مجھے لکھوا دیتے اور جب میں لکھ کر فارغ ہوجاتا تو آپ ﷺ فرماتے اسے پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں سناتا اگر کسی جگہ کوئی غلطی ہوتی تو آپ ﷺ اسے درست کروا دیتے۔‘‘

[مجمع الزوائد:۸/۲۵۷]

دوسری روایت میں ہے:
’’براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ...﴾ اتری تو آپ ﷺ نے فرمایا زید رضی اللہ عنہ کو بلاؤ اور اسے کہو کہ قلم دوات اور شانے کی چوڑی ہڈی لے کر حاضر ہو۔‘‘ (فتح الباری:۱۱/۲۱،]
ایک اور روایت میں خود حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”كنا عند رسول الله نؤلف من الرقاع“ [الاتقان:۱/۷۱]
’’کہ ہم آپؐ کے پاس بیٹھ کر چمڑے اور کاغذ کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کرتے تھے۔‘‘
امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’تالیف سے مراد یہ ہے کہ صحابہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق قرآن کریم کی متفرق آیات کو ترتیب دیا کرتے تھے۔‘‘ [الاتقان:۱/۵۷]
اسی سے متعلق حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اور بھی ہے، فرماتے ہیں:
”قبض النبی ﷺ ولم يكن القرآن جمع في شيئ“ [الاتقان:۱/۶۶]
’’آپ ﷺ رحلت فرما گئے اور قرآن کو ایک جگہ جمع نہیں کیا گیا تھا۔‘‘
مذکورہ روایات کئی ایک فوائد پر مشتمل ہیں، لیکن ہمارے مضمون کے متعلق دو باتیں قابل توجہ ہیں:

1. اللہ کے رسول ﷺ باقاعدہ قرآن مجید کی کتابت کروایا کرتے تھے تاکہ اس کا رسم محفوظ ہوجائے۔
2. اس وقت قرآن کریم کھجور کے پتوں، چمڑے اور کاغذ وغیرہ کے ٹکڑوں پر لکھا جاتا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں جمع قرآنی کا یہی طریقہ تھا کہ آپ ﷺ قرآن کو کسی نہ کسی شے پر لکھوا دیا کرتے تھے۔ باقاعدہ اَوراق وغیرہ کا اہتمام نہیں تھا۔ اس کی بھی مندرجہ ذیل چند وجوہات ہیں:

1. عہد نبوی ﷺ میں ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا قرآن نازل ہو رہا تھا اور آیات بغیر کسی سُوری ترتیب کے اتر رہیں تھیں اس لئے قرآن مجید کے مکمل نازل ہونے تک پہلے ایک جگہ جمع کرنا ممکن نہیں تھا۔
2. جمع نہ ہونے کا دوسرا سبب یہ تھا کہ اس وقت نسخ قرآن کا سلسلہ جاری تھا اس لئے مصحف کی شکل میں جمع کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لم يجمع ﷺ القرآن في المصحف مما كان يترقبه من ورود ناسخ بعض أحكامه أو تلاوته فلما انقضى نزوله بوفاته ﷺ ألهم الله الخلفاء الراشدين ذلك ووفاء بوعده الصادق بضمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظه علی هذه الامة فكان ابتداء ذلك علی يد الصديق بمشورة عمر) [الاتقان:۲/۵۷]

''آپ ﷺ نے قرآن کو مصحف کی شکل میں اس لئے جمع نہیں کیا کہ آپ بعض آیات کی تلاوت اور حکم کے منسوخ ہونے کے منتظر رہتے تھے۔ جب آپ ﷺ کی وفات تک قرآن مکمل نازل ہوگیا تو اللہ رب العزت نے خلفاے راشدین کے ذریعہ قرآن کی حفاظت کے وعدہ کو، جواُمت محمدیہ کی ذمہ داری تھی، پورا کردیا اور اس مبارک کام کی ابتداء جناب ابوبکر نے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے مشورے سے کی۔''

③ اس کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت فن طباعت و کتابت میں اس قدر ترقی نہیں ہوئی تھی کہ لکھنے کے لئے اَوراق وغیرہ میسر ہوتے اور اگر کسی قدر میسر ہو بھی سکتے تھے تو مسلمانوں کے پاس وسائل موجود نہیں تھے۔ اس کی دلیل گذشتہ تمام اَحادیث ہیں۔

④ قرآن کریم کی جمع کا اہتمام زیادہ نہ کرنے کا اہم ترین سبب یہ ہے کہ اس وقت ضیاع قرآن کا خطرہ بالکل موجود نہیں تھا، کیونکہ نبی کریم ﷺ خود موجود تھے۔ آپ اگر کچھ بھول بھی جاتے تو بذریعہ وحی اس کی یاددہانی ممکن تھی۔

خلاصہ

مذکورہ بحث سے ثابت ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں قرآن کریم کی حفاظت کا اصل مدار حفظ پر تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ حفاظت رسم کے لئے اُسے لکھوایا بھی کرتے تھے۔

۲ جمع صدیقی

جناب نبی کریم ﷺ کی عرب میں جب بے پناہ مقبولیت ہوگئی اور تھوڑے سے عرصہ میں اتنی بڑی کامیابی ملی کہ پورے حجاز میں اسلام کی سطوت کے جھنڈے گڑ گئے تو بعض شوریدہ سر اور کوتاہ نظر لوگوں سے رہا نہ گیا اور انہوں نے بزعم خود یہ سمجھا کہ محمد ﷺ کی کامیابی کی وجہ محض یہ ہے کہ ان کے نام کے ساتھ لفظ نبی یا رسول کا لاحقہ موجود ہے۔ لہٰذا انہوں نے عزت وشہرت کے حصول کے لئے قلعہ نبوت میں دراندازی شروع کردی اور بعض ظالموں نے آپ ﷺ کی زندگی میں ہی دعویٰ نبوت کردیا جن میں ایک مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ آپ ﷺ کی زندگی میں اس داعی ضلالت کی دعوت معلم حق کی تعلیمات کے سامنے نہ اُبھر سکی، لیکن آپ ﷺ کی رحلت کے بعد اس کے گرد مرتدین اور جہلاء کا خاصہ ہجوم جمع ہوگیا۔ خلیفۂ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کو ان کی مدد کے لئے مامور فرمایا۔ حضرت عکرمہ اور شرحبیل کو بوجوہ پسپا ہونا پڑا۔ [البداية والنهاية:۶/۴۲۹]

بعد میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کی مدد کو پہنچے جن کے ہاتھ پر اللہ نے فتح دی اور مسیلمہ کذاب ہلاک ہوگیا۔ اس جنگ میں مسیلمہ کے دس ہزار اور ایک روایت کے مطابق اکیس ہزار پیروکار واصل جہنم ہوئے اور پانچ یا چھ سو مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ شہید ہونے والے مجاہدین میں ستر قراء بھی شامل تھے۔ [البداية والنهاية:۶/۴۳۲]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قد قتل يوم اليمامة سبعون من القراء'' [الاتقان:۱/۷۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جنگ یمامہ کے روز ستر قراء بھی شہید کردیئے گئے۔''

اسی تعداد میں قراء بئر معونہ پر شہید کردیئے گئے تھے۔[حوالہ مذکورہ]

قراء کی کثرتِ شہادت کے باعث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خدشہ لاحق ہوا کہ اگر اسی طرح قراء شہید ہوتے رہے تو ایک وقت آئے گا کہ قرآن جو قراء کے سینوں میں محفوظ ہے ناپید ہو جائے گا، لہٰذا قرآن کو ایک جگہ جمع کر لینا چاہیے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں قراء کی خاصی تعداد شہید ہو جانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس طرح یمامہ میں قراء شہید ہو گئے ہیں اگر اسی طرح شہید ہوتے چلے گئے تو مجھے خدشہ ہے کہ قرآن کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا آپ قرآن کو ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیں۔ تو میں نے جواباً کہا کہ میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ تو خیر ہی خیر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ مجھے یہ بات بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھول دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آپ عقل مند اور جوان آدمی ہو اور آپ پر کوئی طعن بھی نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ آپ کاتب وحی بھی ہیں اس لئے پوری محنت اور کوشش کے ساتھ قرآن کو جمع کر دیں۔''

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں: ''کہ اللہ کی قسم میرے لئے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا آسان تھا، لیکن یہ کام مشکل تھا۔ بہر صورت میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کون سا کام کرنے چلے ہیں جس کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو حضرت ابوبکر فرمانے لگے یہ کام تو صرف خیر ہی ہے آپ مجھے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں نے کھجور کے پتوں، باریک پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا۔'' [فتح الباري:۱۲/۱۱]

جمع کا طریقہ کار

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں منادی کروا دی کہ جس کے پاس قرآن کا جو حصہ موجود ہے، لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ مسجد کے دروازے پر بیٹھ جائیں اور جو کوئی بھی قرآن لائے اسے دو گواہیوں کے بعد قبول کر لیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو گواہیاں حفظ اور کتابت پر لی گئی تھی کہ انہوں نے آپ حفظ کیا اور آپ کے سامنے لکھا ہے۔ [فتح الباري:۱۷/۱۱]

امام سخاوی رحمہ اللہ نے جمال القراء میں بھی یہی فرمایا ہے کہ دو گواہیاں اس بات پر لی گئی تھیں کہ جو کچھ لکھا ہوا وہ پیش کر رہا ہے اُسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر لکھا تھا۔ [الاتقان:۵۷/۱]

سارے قرآن کو جمع کرنے میں یہی اصول کارفرما رہا، لیکن سورۃ توبہ کی آخری دو آیات ایک صحابی حضرت ابوخزیمہ حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ اکیلے لے کر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور یاد کی ہیں جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی تائید کی اور ان کو قرآن میں درج کر لیا گیا۔ [فتح الباري:۱۸/۱۱]

اس طرح قرآن کریم اسلامی تاریخ میں پہلی دفعہ صحائف کی شکل میں جمع ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ جمع عثمانی

خطبہ حجۃ الوداع کے بعد صحابہ دین متین کی دعوتِ صادقہ لے کر پوری دنیا میں پھیل گئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سلطنتِ اسلامیہ بے پناہ وسیع ہوگئی تو اس وقت بعض انتظامی ذمہ داریاں نبھانے کی غرض سے صحابہ مصر، عراق اور بلادِ شام تک پھیل گئے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو اَحرف سبعہ کے مطابق قرآن کی تعلیم دی تھی اس لئے صحابہ کی قراءت میں تھوڑا بہت فرق تھا۔ جب آرمینیہ اور آذربائیجان کی جنگیں ہوئیں تو ان میں عراق اور شام کے مسلمانوں نے اکٹھی شرکت کی۔ اہل عراق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے تھے اور اہل شام سیدنا ابوموسیٰ اشعری کی قراءت پر تھے۔ اہل عراق سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور اہل شام حضرت ابن مسعود کی قراءت کو نہیں جانتے تھے۔ جنگ میں رازدانِ رسول ﷺ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے ایک روز وہ مسجد میں لوگوں کے درمیان موجود تھے کہ انہوں نے سنا کہ بعض عراقی اور شامی کہہ رہے تھے کہ ہماری قراءت بہتر ہے، دوسرے کہہ رہے تھے کہ ہماری قراءت بہتر ہے۔ [فتح الباري:۲۱/۱۱]

اختلاف اس قدر شدید ہوگیا کہ بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کی قراءت کا انکار شروع کردیا جب سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ آج تم نے بھی اسی طرح قرآن میں اختلاف شروع کردیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگ اختلاف کرتے تھے اور فرمایا میں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر کہوں گا کہ لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کردیں، چنانچہ وہ امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یا أمیر المؤمنین أدرك ھذہ الأمة قبل أن یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیھود والنصاری"

''اے امیر المؤمنین اس سے پہلے کہ اُمت یہود ونصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے اس کی خبر لیجئے۔''

[فتح الباري:۱۳/۱۱]

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حالت سنی تو فوراً سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے وہ مصحف، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لکھوایا تھا منگوایا اور اس کی کاپیاں تیار کروا کر مختلف شہروں میں قراء کے ساتھ روانہ کردیں اور اس کے علاوہ تمام قرآنی نسخوں کو جلانے کا حکم دے دیا تا کہ آئندہ ایک ہی مصحف سے تلاوت ہو۔ [فتح الباري، حوالہ مذکورہ]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنے مصاحف تیار کروائے تھے ان کی تعداد میں اختلاف ہے جس میں چار، پانچ، سات اور آٹھ کے اقوال ہیں۔ مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشہور یہی ہے کہ پانچ تھے۔ [فتح الباري:۲۴/۱۱] جو مکہ، کوفہ، شام اور بصرہ روانہ کئے گئے اور ایک مصحف اہل مدینہ کیلئے مقرر فرما دیا۔ اس بارے میں یہ بات ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مصاحف اَمصار مختلفہ کی طرف روانہ کئے تھے تو ہر مصحف کے ساتھ ایک ماہر قاری بھی بھیجا تھا۔ چنانچہ مکہ میں عبداللہ بن سائب، مدینہ میں زید بن ثابت، کوفہ میں ابوعبدالرحمن السلمی، شام میں مغیرہ بن شہاب اور بصرہ میں عامر بن عبدالقیس رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مقرر فرمایا۔ [تاریخ المصحف از عبدالفتاح قاضی]

مصاحف کے ساتھ قراء کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ عوام کو صحیح تلفظ و اَداء، سبعہ احرف اور عرضۂ اَخیرہ کے وقت موجود قرآن کے موافق تعلیم دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع صدیقی اور عثمانی میں فرق

① حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جمع کرنے کا مقصد قرآن کو ضیاع سے بچانا تھا جب کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے جمع کیا کہ قرآن کے متعلق مسلمانوں کے مابین آئندہ کے لئے نزاع ختم ہو جائے اور جو ہوا تھا وہ دب جائے۔

② حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو صحف (مختلف اجزاء) کی صورت میں جمع کیا تھا جبکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف کی صورت میں بین الدفتین جمع کردیا تھا۔

③ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کرتے وقت ترتیب سور کا خیال نہیں رکھا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورتوں کو طوال، مائین اور مفصل کے اعتبار سے مرتب کردیا۔

④ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مختلف اشیاء سے قرآن کو جمع کیا جب کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی جمع شدہ قرآن کی نقول تیار کروا کر مختلف علاقوں میں بھیج دیا۔

دوسرا مرحلہ: جمع صوتی

قرآن کو پڑھنا، اس پر تدبر کرنا، اس کے ذریعہ پیچیدہ مسائل کی گتھیاں سلجھانا، جس طرح مقصد نزول، ذریعۂ قربِ الٰہی اور عبادت ربانی ہے اسی طرح قرآن کا سننا مردہ قلوب کے لئے آبِ حیات، زنگ آلود اذہان کے لئے صیقل، غور وفکر کرنے والوں کے لئے نصیحت اور ذوق سلیم رکھنے والوں کو نشاط طبع کا سامان فراہم کرتا ہے، لیکن یہ قرآن زخموں سے چور انسانیت کے لئے مرہم شفاء، دکھوں اور تکالیف میں گھری مخلوق کے لئے دلاسۂ شفقت، ظلم و جبر کی چکیوں میں پستی عوام کے لیے نقارۂ آزادی، ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے لوگوں کے لئے نوید صبح اور حالات کے بے رحم تھپڑے سہہ سہہ کر مایوسی سے مرجھائے ہوئے چہروں کے لئے بادِ نسیم اس وقت بن سکتا ہے جب اس کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح خالق آفرینش رب العالمین نے پڑھا، قاصد رسل سیدنا جبرئیل علیہ السلام اور محسن کائنات سید المرسلین نے خود پڑھا اور اپنے صحابہ کو پڑھایا۔ قراءت قرآن میں معیار اوّل ذات باری تعالیٰ ہیں، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت فرمائی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن الله تبارك وتعالىٰ قرأ طه ويسين قبل أن يخلق السموات والأرض بألف عام فلما سمعت الملائكة القرآن قالت طوبى لأمة ينزل هذا عليها وطوبى لاجواف تحمل هذا وطوبى لألسنة تتكلم بهذا» [سنن الدارمي: ٣٤١٧]

''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے سورۃ طٰہٰ ویس کی تلاوت کی جب فرشتوں نے سنا تو کہا اس امت کے لئے خوشخبری ہے جس کی طرف یہ کلام نازل ہوگا، جو اس کو حفظ کرے گی اور اس کی تلاوت کرے گی۔''

اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے کلام ذاتی کو تلاوت کس طرح کیا تو اس بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا﴾ [الفرقان: ٣٢] ''ہم نے اس قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھا۔''

اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا، قرآن حکیم میں ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ [المزمل: ٤] ''اے نبی آپ قرآن کو ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ آیات سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم پڑھنے کا الٰہی اور نبوی طریقہ کار ترتیل ہے۔ترتیل کا مفہوم حضرت علیؓ یوں بیان کرتے ہیں:

"الترتیل هو تجوید الحروف ومعرفة الوقوف" [نهاية القول المقيد:ص٨]

''وقوف کی معرفت اور حروف کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا نام ترتیل ہے۔''

لہٰذا قرآن کریم پڑھتے ہوئے وقوف کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے تاکہ کلام اللہ کے معانی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو بالکل اسی طرح تجوید کی رعایت کے بغیر قرآن کو پڑھنا حرام ہے، کیونکہ حروف کو بغیر تجوید پڑھیں تو ان کی اصلی شکل ختم ہوجاتی جس سے معنی یکسر بدل جاتا ہے۔جناب نبی کریمﷺ صحابہ کو ترتیل کی رعایت رکھتے ہوئے سبعہ اَحرف کے مطابق قرآن پڑھایا کرتے تھے کیونکہ قرآن سبعہ احرف پر نازل ہوا ہے۔ارشاد نبوی ہے:

«إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [فتح الباری:۲۸/۱۱]

''بلاشبہ قرآن کو سبعہ احرف پر نازل کیا گیا ہے۔''

اب سوال یہ ہے کہ وہ ترتیل جس کے مطابق اللہ رب العزت نے خود تلاوت کی، نبی کریمﷺ نے پڑھا اور صحابہ کو پڑھایا اس کو محفوظ کس طرح کیا گیا؟ تاکہ وہی طریقہ جو آپ ﷺ کا تھا روز قیامت تک باقی رہے اور قرآن کی اصلی اور درست انداز میں تلاوت ہوتی رہے اس بارے میں اُمت کے اندر دو طرح سے کام ہوا ہے۔

① علمائے اُمت اور قراء نے قرآن کریم کے تلفظ کو محفوظ کرنے کے لئے تلفظ کی باریکیوں کو کتب میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ ان کو پڑھ کر ترتیل کے مطابق تلاوت کر سکیں۔ایسی کتب کو کتب تجوید کہا جاتا ہے۔اس مبارک فن کی ابتداء قرون اولیٰ سے ہی ہوگئی تھی۔تیسری صدی ہجری میں مکی بن ابی طالب القیسی نے الرعاية نامی کتاب تصنیف فرمائی جس کو اس فن میں مرجع اوّل کی حیثیت حاصل ہے اس کے بعد اس فن میں سینکڑوں کتابیں لکھی گئی جن میں سب سے زیادہ معروف علامہ ابن جزری کی کتاب مقدمة الجزرية ہے۔تاہنوز اہل فن اس فن کی خدمت کررہے ہیں اور قیامت تک جاری رہے گی۔ إن شاء الله

② ترتیل کی حفاظت کا دوسرا ذریعہ قراءت ہے کہ جس طرح آپﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پڑھا اور آگے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پڑھایا اور صحابہ نے تابعین رحمہم اللہ کو اور انہوں نے اپنے تلامذہ کو اسی طرح قرآن کی تعلیم دی یہاں تک کہ قراء نے پڑھنے پڑھانے کے ساتھ ساتھ پڑھنے کے طریقہ کار کو بھی کتب میں محفوظ کرنا شروع کردیا، لیکن ایک بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ کتب میں بیان کردہ تلفظ کو کسی استاد کے بغیر درست کرنا انتہائی مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے، لہٰذا جب فن تجوید پڑھایا جاتا ہے تو اس میں سب سے زیادہ توجہ عملی مشق پر دی جاتی، کیونکہ اس فن کا مقصود ہی قرآن کو صحیح ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہے۔

گذشتہ بحث سے یہ واضح ہوا کہ کتب تجوید، قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے میں معاون کی حیثیت تو رکھتی ہیں، لیکن پڑھنے کا دارومدار قراءات اور مشق پر ہی ہے جو ایک شاگرد براہ راست استاد سے مشافهةً اخذ کرتا ہے جس کو اصطلاح میں تلقّی کہا جاتا ہے۔ترتیل و تلقّی کا یہی معیار جو آپﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک موجود ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کو اسی طرح رہتی دنیا تک باقی رکھنا امت مسلمہ کی عمومی اور اہل فن قراء کی خصوصی ذمہ داری ہے اب ہم اس ذمہ داری سے کس طرح بطریق احسن عہدہ براء ہو سکتے ہیں تو اس کے لئے تلقّی کو محفوظ تر بنانے کہ جو بھی جدید ذرائع ہیں ان کو عمل میں لانا چاہئے۔اس بارے میں آج سے پچاس پچپن سال پہلے ساٹھ کی دھائی میں مصر کے ایک درد دل رکھنے والے اور قرآن کے بارے فکر مند رہنے والے ایک عالم ڈاکٹر لبیب سعید رحمہ اللہ نے ایک تجویز دی تھی کہ جس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حفاظت قرآن کی ذمہ داری پوری کی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کے بارے میں لوگوں کے درمیان پائے جانے والے اختلاف کا قلع قمع کیا اور ہمارے اسلاف نے کتب تصنیف کر کے قراءات اور تلفظ و اداء کو محفوظ کرنے کی سعی جمیلہ کی اور بذریعہ تلقّی ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کو ہم تک پہنچایا۔ اسی طرح ہمیں ترتیل کو صوتی شکل میں جمع (ریکارڈنگ) کر کے آئندہ آنے والے مسلمانوں کو جس قدر ممکن ہو تلقی کا بہترین معیار فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا نام بھی خدام قرآن میں شامل ہو جائے۔

لہٰذا انہوں نے اس فکر اور ولولہ کے ساتھ اس کام کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ابتداءً انہیں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔جن میں سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ علماء سے اس کام کو کرنے کے لئے باقاعدہ فتویٰ حاصل کیا جائے۔جس پر علماء نے اولاً تو پس و پیش سے کام لیا کہ جو کام تاریخ اسلام میں نہیں ہوا اس کو ہم کس طرح کر سکتے ہیں تو ڈاکٹر لبیب سعید رحمہ اللہ نے یہ کہہ کر علماء کو مطمئن کیا کہ اس سے پہلے ایسے ذرائع ہی میسر نہیں تھے اور جو ذرائع میسر تھے علماء ان کو کام میں لائے ہیں، مثلاً کتب لکھنا، تلقّی کے ذریعہ قرآن آگے پہنچانا وغیرہ۔ یہاں تک کہ سیدنا ابو بکر صدیق کی طرح اللہ تعالیٰ نے علمائے مصر کے سینے کھول دیئے اور انہوں نے ریکارڈنگ (جمع صوتی) کی اجازت دے دی۔ اس کے علاوہ دیگر وسائل مثلاً سٹوڈیو وغیرہ کے سلسلہ میں بھی کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر شیخ محمود خلیل حصری رحمہ اللہ روایت حفص کی ریکارڈنگ کرانے میں کامیاب ہو گئے، لیکن بوجوہ ان کا یہ مبارک کام آگے نہ بڑھ سکا، لیکن وہ اپنی اس سچی تڑپ اور قرآن کی محبت کو مقالہ کی صورت میں قلمبند کر گئے جس نے ہمیں یہ مضمون لکھنے پر ابھارا ہے۔

جمع صوتی کے فوائد

جمع صوتی کے فوائد کو اگر بالاستیعاب ذکر کیا جائے تو بے شمار بن سکتے ہیں لیکن ہم صرف وہ فوائد ذکر کریں گے جو ڈاکٹر لبیب سعید نے اپنے مقالہ میں ذکر کئے ہیں انہوں نے اس کام کے تین فوائد ذکر کئے ہیں:

① ثبوتِ تلقّی ② قراءات متواترہ کی حفاظت ③ قراءات شاذہ کی تلاوت سے روک تھام

❶ ثبوتِ تلقّی

اہل فن کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ تلقّی کے بغیر ثبوت قرآن ممکن نہیں۔عہد نبوی سے لے کر آج تک اَخذ قرآن کا سلسلہ تلقّی ہی رہا ہے، جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أخذت من في رسول الله ﷺ سبعين سورةً"

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے براہ راست ستر سورتیں حفظ کیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ لأبی «إنَّ الله َأمَرَنِیْ أنْ أقْرَأَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ» قال: الله سَمَّانِیْ: قَالَ (نَعَمْ)...... إلی آخر روایة» [صحیح البخاري:٣٨٩]

''جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو قرآن سناؤں۔ حضرت ابی نے عرض کیا: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں......''

دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: «أقرؤهم بکتاب الله أبی بنُ کعب» [جامع الترمذي:٣٧٩١]

''کتاب اللہ کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔''

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سے قراءت قرآنی کو سب سے زیادہ اچھے انداز میں اخذ کرنے والے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، اسی لئے جناب نبی کریم ﷺ کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو قرآن سنانے کا حکم دیا گیا۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ اللہ کے رسول ﷺ سے مشافهةً اخذ کرتے تھے جو ثبوت تلقی میں واضح دلیل ہے۔ علماء بغیر تلقّی (صرف مصاحف سے) اَخذ قرآن سے منع فرماتے ہیں جیسا کہ تیسیر مصطلح الحدیث میں موجود ہے:

"لا تأخذوا القران من مصحفی و لا الحدیث من صحفيٍ" [ص١٧٢]

''قرآن کو ایسے شخص سے نہ لو جس نے مصحف سے (بغیر تلقی) حفظ کیا ہے اور نہ حدیث ایسے شخص سے لو جو کتابوں سے لے کر (بغیر شیخ کے) نقل کرتا ہے۔''

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"العلم ما کان فیه قال حدثنا وماسویٰ ذلك وسواس الشیاطین" [شرح العقیدة الطحاویة:ص٧٥]

''علم صرف وہی ہے جس میں حدثنا ہو یعنی جو بذریعہ خبر اخذ کیا جائے اس کے علاوہ سب شیطان کے وسوسے ہی ہیں۔''

ابن عجیبہ رحمہ اللہ نے تفسیر البحر المدید میں لکھا ہے: "من لیس له شیخ فالشیطان شیخه" [٣٤٩/٦]

''جس کا کوئی شیخ (استاد) نہ ہو اس کا شیخ شیطان ہوتا ہے۔''

مذکورہ اقوال اور احادیث سے معلوم ہوا کہ تلقّی کے بغیر محض کتابیں پڑھ کر حاصل کیے گئے علم کی سلف کے ہاں کوئی حیثیت نہیں تھی۔ جب باقی تمام علوم میں علماء تلقّی کو لازمی قرار دیتے ہیں تو قرآن، جس میں روایۃ بالمعنی حرام ہے اور ترتیل کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ اس میں یہ گنجائش کس طرح دی جاسکتی ہے؟ ویسے بھی قرآن کریم کو بغیر تلقّی پڑھنا ممکن ہی نہیں ہے۔

قرونِ اولیٰ میں جب تک قرآن پر اعراب اور نقطے نہیں لگے تھے اس وقت قرآن بغیر تلقّی کے پڑھنا بالکل ناممکن تھا۔ اور مصحف سے تلاوت کرنے والے اکثر فحش غلطیاں کرتے تھے جس کے بارے میں بے شمار روایات ملتی ہیں۔ ہم ایک دو مثالوں کے ذکر پر اکتفا کریں گے۔ اس بارے سب سے معروف روایت امام حمزہ الزیات کوفی رحمہ اللہ کی ہے جو کہ قراء سبعہ میں سے، ایک امام ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں شروع شروع میں قرآن مصحف سے سیکھا کرتا تھا ایک روز میں قرآن کی تلاوت کررہا تھا اور میرے والد گرامی سماعت فرما رہے تھے میں ﴿الٓمٓ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَيْبَ فِيْهِ﴾ [البقرة:١] کی جگہ لازیت فیه پڑھا یہ سن کر میرے والد گرامی نے مجھے ڈانٹا اور کہا جاؤ قراء سے قرآن سیکھو۔ [شرح ما يقع فيه التصحيف والتحريف للعسكرى، ص١٠ بحواله مقاله جمع الصوتى الاوّل]

دوسری روایت امام کسائی رحمہ اللہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں شہر کرتی میں مجھے جس شے نے قرآن پڑھانے پر مجبور کیا وہ یہ تھی کہ ایک روز میں ایک معلّم کے پاس سے گزرا، جو بچوں کو قرآن پڑھا رہے تھے تو اس نے قرآن مجید کی آیت ﴿ذَوَاتَىْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ﴾ [سبا:١٦] میں أَثْلٍ کی جگہ أَثَلٍ پڑھا میں نے یہ سن کر درگزر کیا اور پاس بیٹھے شخص نے معلّم کی تصحیح کروائی۔ اس نے کہا أَثْلٍ نہیں بلکہ إِبِلٍ ہے، تو میں نے اس (معلم) کو کہا چھوڑو میں بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قرآن نقطوں اور اعراب سے خالی تھا، لیکن آج بھی وہ کلمات جن کے وقف ووصل کے اعتبار پڑھنے میں اختلاف ہے مثلاً سَلٰسِلَا اور قَوَارِيرَا وغیرہ ان کو بھی تلقی من القراء کے پڑھنا انتہائی مشکل ہے اور ہم نے ایک ایسا تجربہ کیا ہے کہ بڑے بڑے دانشوروں سے قرآن کے ایسے مقامات پڑھنے کو کہا، لیکن انہوں نے غلط پڑھا۔ جب صاحب علم لوگوں کے لئے بغیر تلقی قرآن پڑھنا مشکل ہے تو عوام کس طرح قرآن کو درست پڑھ سکتے ہیں۔

② قراءات متواترہ کی حفاظت

قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ جس طرح دوسری زبانوں میں تکلم کے کئی لہجات ہوتے ہیں اسی طرح عربی میں بھی مختلف علاقوں اور قبیلوں کے اعتبار سے لہجوں میں فرق پایا جاتا ہے، جو ایک فطری بات ہے۔ نزول قرآن کے وقت عرب اپنے مخصوص لہجوں میں ہی کلام کرتے تھے اور ان لہجوں پر حمیت اور فخر کا اظہار کرتے تھے۔ انہیں چھوڑنے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں تھے، کیونکہ وہ ان کی پہچان کا ذریعہ تھے۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ بوڑھے مرد اور عورتیں جن کی اپنے لہجوں پر کلام کرتے کرتے عمر بیت چکی تھی، ان کے لئے لہجہ بدلنا امر محال تھا۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا جِبْرَئِيْلُ إِنِّىْ بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِىْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَاباً قَطُّ، قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''اے جبرئیل علیہ السلام مجھے اُمیوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ جن میں بوڑھی عورتیں، بوڑھے مرد، چھوٹے بچے اور بچیاں اور ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی (تو سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سبعہ احرف پر نازل کیا گیا ہے۔'' [تحفة الأحوذي: ٢١٢/٨]

مذکورہ وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کو سبعہ احرف پر نازل کیا گیا ہے جو آج قراءات عشرہ متواترہ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر قراءات کو صوتی صورت (ریکارڈنگ) میں محفوظ کرلیا جائے تو قراءات کا اختلاف اداء کے ساتھ محفوظ ہو جائے گا جو حفاظت قراءات کا ایک بہترین طریقہ ہے۔

③ قراءات شاذہ کی تلاوت سے روک تھام

قرآن کریم کا وہ حصہ جو عرضۂ اخیرہ میں منسوخ ہوگیا تھا یا وہ کلمات جن کا تعلق تفسیر سے تھا اور بعض صحابہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا حصہ سمجھ کر اسے قرآن میں شامل کرلیا تھا یا وہ قراءات جو قراءات متواترہ کے ثبوت کے اصولوں پر پوری نہیں اترتیں انہیں قراءات شاذہ کہتے ہیں۔ جیسے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قراءت ﴿لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ أَنۡ تَبۡتَغُوا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ (في مواسم الحج)﴾ [البقرة:۱۹۸]

سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب قراءات ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الۡوُسۡطٰى (هی صلوة العصر)﴾ [البقرة:۲۳۸]

سیدنا سعد بن ابی وقاص کی طرف منسوب قراءات ﴿وَلَهٗ أَخٌ أَوۡ أُخۡتٌ (من أم)﴾ [النساء:۱۲] ہے۔

مصاحف عثمانیہ میں مواسم الحج، صلوٰۃ العصر اور من أم کے الفاظ نہیں تھے۔ یہ تمام قراءات شاذہ ہیں۔ انہیں اور ان جیسے دوسرے کلمات کو بطور قرآن تلاوت کرنا ناجائز ہے۔

جب قراءات قرآنیہ ریکارڈ ہو جائے گیں تو اس سے خود بخود متعین ہو جائے گا کہ اس کے علاوہ قراءات کے باب میں پایا جانے والا اختلاف قرآن کے قبیل سے نہیں ہے۔ اس سے وہ قراء جو لاعلمی کی بناء پر قراءات شاذہ پڑھتے ہیں باز آ جائیں گے اور عوام کے لئے قراءات متواترہ اور شاذہ کے مابین فرق کرنا آسان ہو جائے گا۔

جمع صوتی کے حوالے سے کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ اور دیگر اداروں کا کام

کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ

جمع صوتی کے حوالہ سے کلیۃ القرآن کی خدمات بھی قابل تعریف ہیں اور یہ شوق کیونکہ موسس کلیہ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کا بھی تھا کہ قرآن کریم کی تلقّی بھی محفوظ ہونی چاہیے، جس پر انہوں نے یہاں رہتے ہوئے مصحف المعلم ریکارڈ کروایا اور بعد میں روایت ورش بھی ریکارڈ کروائی، جس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

یہ بات یقینی ہے کہ استاد کے اندر کسی چیز کا شوق پایا جائے گا تو وہ یقیناً طلبا کی طرف بھی منتقل ہوگا، اسی وجہ سے کلیۃ القرآن کے حالیہ مدیر اور حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کے ہونہار شاگرد ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ محترم قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ کی جہاں علم قراءات کے فنی موضوعات پر گہری نظر ہے، وہاں اللہ نے انہیں خوش آوازی کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ اس وجہ سے تقریباً عرصہ دس سال سے مسلسل دولة الكويت میں اور گذشتہ سال سے متحدہ عرب امارات (دبئی) میں تراویح اور قیام اللیل کی امامت کروا رہے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے قیام اللیل کو مختلف قراءات میں کروانے کا طریقہ جاری کیا اور اسی پس منظر میں یہ حالات بن گئے کہ مختلف قراءات میں قراءات کی ریکارڈنگ کی ایک لہر چل پڑی، جس کی ابتداء انہی کی ایک کیسٹ سے ہوئی یوں ہوئی کہ تیسویں پارے کو بیس روایات میں ریکارڈ کروا کر نشر کیا جانے لگا۔ بعدازاں اسی کام کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے پورے قرآن مجید کو اسی پارے کی مثل بیس روایات میں ریکارڈ کروایا، جو کہ عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا کام تھا۔ اس کے بعد قاری صاحب موصوف حفظہ اللہ نے یہ پروگرام ترتیب دیا کہ قراءات عشرہ میں سے ہر ایک روایت میں مکمل قرآن ریکارڈ کروایا جائے، چنانچہ الحمد للہ اب تک وہ چار عدد قرآن پاک مختلف روایات میں ریکارڈ کروا چکے ہیں، جن میں روایت اِسحاق عن خلف العاشر، روایت ادریس عن خلف العاشر، روایت ابی الحارث عن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکسائی اور روایت دوری عن الکسائی شامل ہیں، جو نظر ثانی کے بعد اب اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ اللہ ان کو اور پورے کلیہ کو اس سلسلہ میں کام مزید آگے بڑھانے اور اس پروگرام کو مکمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مجمّع الملك فهد بن عبدالعزيز

بیسویں صدی میں خدمت قرآن کے سلسلہ میں جو کام مجمع ملک فہد نے کیا ہے، ماضی کی تاریخ میں شائد ہی اس کی مثال مل سکے۔ جمع صوتی کے سلسلہ میں سب سے پہلے مجمع ملک فہد کی زیرنگرانی سعودیہ سے باقاعدہ إذاعة القرآن الریاض کی طرف سے ایک پروگرام نشر کیا جاتا رہا ہے، جس میں تلاوت کا انداز یہ تھا کہ ایک قاری استاد کے سامنے قراءات سبعہ میں جمع الجمع کے اُسلوب پر اجراء کرتا تھا۔ اس پروگرام کا سبب یہ بنا کہ ریڈیو سعودی عرب کے بعض ذمہ داران جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے دورہ کے لئے آئے۔ اسی دوران جب ان کا مسجد میں جانا ہوا تو وہاں بعض طلباء بیٹھے اجراء کررہے تھے۔ زائرین کے طلب کرنے پر جب طلباء نے بتایا کہ ہم قراءات سبعہ پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس طرح کچھ حصہ ہمیں ریکارڈ کروائیں، جس پر شیخ القراء قاری احمد میاں تھانوی ﷾ نے جمع الجمع میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ بعدازاں سامعین میں اس طرزِ تلاوت کو اس قدر پذیرائی حاصل ہوئی کہ انہوں نے ریڈیو سے مطالبہ کیا کہ یہ پروگرام باقاعدہ نشر کیا جائے۔ پاکستان کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے کہ اس پروگرام میں جن بنیادی دو قراء نے ریکارڈنگ کروائی ان کا تعلق پاکستان سے تھا۔ میری مراد شیخ القراء قاری احمد میاں تھانوی ﷾ اور شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی ﷾ سے ہے، جن کی آواز میں ایک لمبا عرصہ قرآن کریم متعدد قراءات کے جمع کے ساتھ ریڈیو ریاض سے نشر ہوتا رہا، جو کہ بہت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔

اس کے علاوہ مجمع نے سابق امام مسجد نبوی الشیخ محمد ایوب ﷾ اور شیخ المدینہ الشیخ ابراہیم الاخضر ﷾ کی آواز میں روایت حفص میں معیاری تلفظ کے ساتھ المصحف المرتّل نشر کیا، جو اہل اداء کے لیے ایک گراں قدر خزانہ ہے۔ بعدازاں الشیخ علی عبدالرحمن الحذیفی ﷾ کی آواز میں مجمّع سے روایت قالون عن الامام نافع میں معیاری اداء کے ساتھ المصحف المرتّل ریکارڈ ہوکر نشر ہوا۔ اس کے بعد عالم اسلام میں روایت حفص کی مثل معروف دوسری روایت ورش عن الامام نافع کی ریکارڈنگ کا پروگرام بنایا گیا۔ روایت ورش کی اداء کی باریکیوں کے پیش نظر مناسب قاری کا انتخاب مشکل مرحلہ تھا، لیکن اللہ کی قدرت کاملہ دیکھیں کہ اس اہم معاملہ کے لیے جب نظر انتخاب پڑی تو تلاوت کی سعادت کے لیے استاذنا وسیدنا شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی ﷾ کا نام نامی سامنے آیا۔ یہاں ایک جو انتہائی اہم کام جس کا تذکرہ ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ کبار قراء مصر اور اساطین علم کی موجودگی میں اس ریکارڈنگ کا اہتمام کیا گیا۔ ان اساطین علم میں الشیخ سید عامر عثمان ؒ، الشیخ عبدالعزیز الزیات ؒ، الشیخ ابراہیم شحاثہ السمنّودی ؒ، الشیخ عبدالفتاح المرصفی ؒ اور دیگر اہل علم شامل تھے۔ یہ قرآن بعض وجوہات کی وجہ سے مکمل تو نہیں ہوپایا، لیکن جس قدر کام ہوا، بہت اہم ہے، جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی ادارہ دار السلام، ریاض

اس کے علاوہ پبلشنگ کے عالمی ادارے دار السلام نے بھی اس عظیم کام میں اپنا ایک حصہ ڈالا ہے، جس کی تفصیل یہ کہ حضرت قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کی آواز میں ایک مصحف المعلّم تیار کیا گیا ہے، جو تقریباً ۴۰ کیسٹس پر مشتمل ہے۔ یہ انتہائی گراں قدر خدمت ہے۔ اس کا انداز یوں ہے کہ قرآن کریم میں اوقاف سے قطع نظر سکھانے کی غرض سے ہر اس کلمہ پر وقف کیا گیا ہے۔ مختصر اوقاف کی بدولت ہر سطح کا طالب علم اس سے مکمل فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پھر حدر کے بجائے تحقیق کا انداز اپنایا گیا ہے، تاکہ سامع پوری طرح حروف کی اَداء کو ذہن نشین کر کے تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب ﷾ کی اس محنت شاقہ کو قبول فرمائے اور دار السلام کے تعاون کا انہیں پورا پورا صلہ دے۔ اس کے علاوہ دار السلام، لاہور نے حضرت قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کی ہی آواز میں روایت ورش میں بھی مکمل قرآن پاک ریکارڈ کیا ہے۔ اس علمی کام کے علاوہ دار السلام عالم اسلام کے معروف قراء کی آواز میں سینکڑوں کیسٹس اور سی ڈیز نشر کر چکا ہے۔ اللہ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

تسجیلات حنین الاسلامیۃ، مکہ مکرمہ

اگر آپ کو بیت اللہ کی زیارت نصیب ہوئی ہو تو آپ کو یاد ہوگا، کہ جب آپ بیت اللہ کے صحن سے اپنی آغوش کو رحمت الٰہی سے بھر کر باب عبد العزیز سے نکلتے ہوں گے تو آپ کے کانوں سے تلاوت قرآن اور عربی ترانوں کی بہت خوبصورت آوازیں ٹکراتی ہوں گی۔ اگر آپ ان آوازوں کی طرف چل دیں، تو جس مقام پر آپ پہنچیں گے، اُسے تسجیلات حنین الاسلامیۃ کہتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق صوتیات کے سلسلہ میں اگر فن قراءات کی کسی ادارے کی سب سے زیادہ خدمات ہیں تو وہ یہی ادارہ ہے، جو اب تک روایت حفص کے علاوہ بیس کے قریب دنیا کے معروف مجودین قراء کی آواز میں قرآن کریم متعدد قراءات میں نشر کر چکا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① مصری دنیا کے استاد القراء والمقاری اور لجنۃ مراجعۃ المصاحف، جامعہ الازھر کے رئیس الشیخ احمد عیسیٰ المعصراوی ﷾ کی آواز میں چار مختلف سیٹ نشر کیے جا چکے ہیں، جن میں آخری چار پاروں میں سے ہر ایک کو بیس بیس روایات میں ریکارڈ کیا گیا ہے اور چار مختلف البموں کی صورت میں نشر کیا گیا ہے۔

② الشیخ محمد عبد الحکیم عبد اللطیف عبد اللہ ﷾ کی آواز میں اہل حنین پانچ روایات میں قرآن کریم نشر کر چکے ہیں، جن میں روایۃ شعبہ عن الامام عاصم، روایۃ البزی و روایۃ قنبل عن عبد اللہ بن کثیر المکی، روایت حفص عن الامام عاصم بطریق طیبۃ النشر اور روایت الدوری عن علی الکسائی شامل ہیں۔

③ دولۃ قطر کے معروف استاد الشیخ عبد الرشید بن شیخ علی الصوفی ﷾ کی آواز میں پانچ روایات روایت الدوری و روایت السوسی عن الامام ابی عمرو بصری، روایت خلف عن حمزہ الکوفی، روایت شعبہ عن الامام عاصم اور روایت ابی الحارث عن علی الکسائی میں قرآن پاک نشر ہو چکے ہیں۔

④ الشیخ ولید علی محمد النائحی ﷾ کی آواز میں مصحف قالون عن الامام نافع بھی نشر ہو چکا ہے۔

⑤ کویت کے مایہ ناز عالم قاری الشیخ ڈاکٹر یاسر المزروعی ﷾ کی صوت میں قراءت یعقوب بھی نشر ہو چکی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

⑥ مراکش کے معروف قاری الشیخ عیون الکوشی حفظہ اللہ کی آواز میں حنین نے روایت ورش عن نافع بھی نشر کی ہے۔

تسجیلات حنین کے طرف سے نشر شدہ یہ تمام مصاحف كلّية القرآن الكريم، جامعہ لاہور کے مکتبہ میں موجود ہیں۔ ہم بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ باری تعالیٰ انہیں مزید خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تسجيلات حامل المسك الإسلامية، الكويت

کویت میں تسجیلات کا عالمی ادارہ حامل المسك بھی خدمت قرآن میں پیش پیش ہے، جو کہ مصر کے عالمی ادارہ تسجیلات ہائی کوالٹی اور سعودیہ کی سب سے بڑی ریکارڈنگ کمپنی تسجيلات ابن الخطاب الاسلاميه، الرياض کے ہمراہ عرصہ دراز سے قراءاتِ قرآنیہ کی نشر واشاعت میں مشغول ہے۔ كلّية القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ کے تعارف میں ہم نے الشیخ ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ کے کام کا تذکرہ کیا تھا، اس کے ریکارڈنگ اور نشر کا اہتمام بھی ادارہ حاملُ المسك ہی کر رہا ہے۔ اس ادارہ کے مزید کاموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

① الشیخ عثمان الخمیس مصری حفظہ اللہ کی آواز میں مصحف رویس عن یعقوب ریکارڈ ہو کر نشر ہو چکا۔

② ڈاکٹر یاسر المزروعی حفظہ اللہ کی آواز میں روایت بزی وقنبل عن ابن کثیر المکی بھی ریکارڈ ہو چکی ہے۔

③ الشیخ محمود الشیمی مصری حفظہ اللہ روایت دوری عن علی الکسائی ریکارڈ کروا چکے ہیں اور یہ مصحف بھی نشر ہو چکا۔

④ حامل المسك الاسلاميه نے کویت کے معروف قاری الشیخ صلاح الہاشم حفظہ اللہ کی آواز میں روایت حفص کا معیاری اداء کے ساتھ قرآن کریم بھی نشر کیا ہے اور متعدد روایات میں بعض کیسٹس اور سی ڈیز بھی نشر کی ہیں۔

⑤ الشیخ القاری مشاری بن راشد العفّاسی حفظہ اللہ کی آواز میں مختلف روایات میں ۸۰ کے قریب کیسٹس اور سی ڈیز نشر کر چکے ہیں، جن میں روایت شعبہ وروایت حفص عن الامام عاصم الکوفی کے مکمل قرآن کی ریکارڈنگ بھی شامل ہے۔ ان مصاحف کی ریکارڈنگ میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ شیخ القاری المصرية ڈاکٹر عیسٰی المعصراوی حفظہ اللہ کی موجودگی میں فنی اہتمامات کے ساتھ یہ ریکارڈنگ مکمل ہوئی ہے۔ الشیخ مشاری حفظہ اللہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ بیس سالوں میں ہر سال ایک روایت کی ریکارڈنگ کروا کر جمع صوتی کے اہم منصوبہ کو مکمل کریں گے۔

تیسرا مرحلہ: جمع کتابی

اس کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

1. تاریخی پس منظر
2. جمع کتابی

❶ تاریخی پس منظر

مصاحف عثمانیہ جب مختلف بلادِ اسلام میں پہنچے تو لوگوں نے نامہ الٰہی کو دل و جان سے قبول کیا اور ان کو سامنے رکھ کر مزید کئی مصاحف تیار کئے جن کو مصاحف عثمانیہ کا سا ہی تقدس حاصل ہوا، لیکن یہ نقول بھی مصاحف عثمانیہ کی طرح

☆ تفصیلی بحث کے لئے شیخ عبدالفتاح قاضی کی کتاب تاریخ المصحف کا مطالعہ کریں جس کا ترجمہ ماہنامہ محدث میں چار قسطوں میں شائع ہو چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقطوں اور اعراب سے خالی تھیں۔ کافی عرصہ تک لوگ انہی مصاحف سے تلاوت کرتے رہے لیکن جب سلطنت اسلامیہ بہت زیادہ وسیع ہوگئی اور عجمی لوگ بکثرت اسلام میں داخل ہو گئے تو ان کے لئے نقطوں اور اعراب کے بغیر تلاوت کرنا ناممکن تھا۔ اور بعض دفعہ ان سے دوران تلاوت بہت فحش غلطیاں صادر ہو جاتی تھیں۔ جس پر زیاد بن ابیہ نے أبو الأسود الدؤلی کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ انہوں نے اعراب قرآن کو پہلی مرتبہ نقطوں کی شکل میں واضح کیا۔ ان کو نقط اعراب کہتے ہیں اور حروف معجمہ اور مھملہ کے مابین فرق کرنے کے لئے یحیٰی بن یعمر عدوانی رحمہ اللہ اور نصر بن عاصم اللّیثی رحمہ اللہ نے نقطے لگائے جن کو نقطہ الاعجام کہا جاتا ہے۔ بعد میں امام خلیل بن احمد فراھیدی رحمہ اللہ نے نقطہ الاعراب کو حرکات کی شکل دی اور مزید یہ کام ہوا کہ قرآن کریم کو پاروں، رکوعات، منازل اور احزاب میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد ہر دور میں کسی نہ کسی طرح قرآن کی خدمت جاری رہی اور خصوصاً کتابت قرآن پر بہت کام ہوا، مثلاً مختلف رنگوں میں مختلف خطوں میں چاندی اور سونے کے پانی اور تاروں سے کتابت قرآن ہوئی۔ یہاں تک کہ دور طباعت شروع ہوا اور پوری دنیا میں قرآن کی طباعت مقابلہ کے انداز میں ہونے لگی، لیکن یہاں ایک غلطی ہوئی کہ ناشرین قرآن نے رسم عثمانیہ کا التزام ترک کر دیا اور ایشیا میں یہ کام زیادہ ہوا۔ علماء اور قراء اس کمی کو شدت سے محسوس کرے رہے تھے۔

بالآخر مصر کے ایک بہت بڑے عالم علامہ رضوان بن محمد مخللّاتی رحمہ اللہ نے دوبارہ رسم عثمانی کے احیاء کے لئے اقدام کیا اور ایک مصحف رسم عثمانی کے موافق شائع کر دیا۔☆ اگر میں یہاں یہ بات کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہی تحریک جس کی ابتداء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور ابوالأسود رحمہ اللہ، یحیٰی بن یَعْمَر رحمہ اللہ اور خلیل احمد فراھیدی رحمہ اللہ جیسے علماء نے جسے ترقی دی، دوبارہ پھر شروع ہوگئی۔ علامہ مخللّاتی رحمہ اللہ نے بہت عظیم الشان کام کیا، لیکن اس میں ایک دو کمیاں رہ گئی تھیں۔ ایک تو یہ اس مصحف میں علم ضبط کی پابندی نہیں کی گئی تھی، بلکہ مروجہ ضبط کے موافق شائع کر دیا گیا اور دوسرا طباعت اور کاغذ کا معیار اچھا نہیں تھا۔ چنانچہ والی مصر الملک فواد الاوّل مرحوم نے حکومتی سطح پر دوبارہ شائع کرنے کا پروگرام بنایا اور علامہ خلف الحسینی رحمہ اللہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی جنہوں نے رسم عثمانی اور علم ضبط کے قواعد کے مطابق ایک مصحف تیار کیا، جسے حکومت مصر نے بہترین انداز میں شائع کیا۔ یہ تسلسل برقرار رہا، یہاں تک کہ خادم الحرمین الشریفین الملك فهد بن عبد العزيز رحمہ اللہ نے دوبارہ ایک مصحف شائع کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کام کے لئے مجمّع الملك فهد کے نام سے قرآن کریم کی نشر واشاعت کے لیے ایک عالمی ادارہ قائم کیا، جس میں اس وقت کے کبار علماء قراءات وعلوم قرآن کو مصر اور دیگر بلادِ اسلامیہ سے جمع کیا، جنہوں نے باقاعدہ رسم عثمانی اور ضبط کا اہتمام کرتے ہوئے پوری محنت اور کوشش کے ساتھ ایک معیاری مصحف تیار کیا، جس کو بعد ازاں مجمّع نے شائع کیا۔ ہماری معلومات کے مطابق عالم اسلام میں مصحف مدینہ علمی وطباعتی معیار میں پہلا مقام رکھتا ہے۔ اس کام کی تکمیل کے بعد مجمع نے پروگرام بنایا کہ دنیا میں پڑھی جانے والی دیگر تین روایات میں بھی اسی معیار کے مطابق مصاحف شائع کیے جائیں، لہٰذا دنیا میں تلاوت کی جانے والی باقی تین روایات قالون، ورش اور دوری بصری کے مصاحف بھی مجمّع نے اسی معیار پر شائع کیے، جس معیار پر قبل ازیں روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفص کو نشر کیا تھا، جس سے اِن روایات میں پایا جانے والا وہ اختلاف، جو کتب قراءات میں موجود تھا، مصاحف کی شکل میں عملی طور پر سامنے آ گیا۔

۲ جمع کتابی

جمع کتابی سے ہماری مراد وہی کام جسے مجمّع الملك فهد نے شروع کیا ہے، آگے بڑھانا ہے۔ جس طرح مجمّع الملك فهد نے چار متداولہ روایات پر مصاحف نشر کئے ہیں، اسی طرح باقی وہ تمام روایات جو قراءات عشرہ کے نام سے کلیات اور مدارس میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں اور علمی طور پر موجود ہیں اور قراءات کے بے شمار علماء دنیا بھر میں موجود ہیں، جو خدمت قرآن میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں طلبہ قراءات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس کو عملی طور پر مصاحف کی شکل میں شائع کیا جائے، تاکہ وہ روایات جو کتب میں موجود ہیں اور زبانی پڑھی پڑھائی جاتی ہیں عملی اور کتابی طور پر مصاحف کی صورت میں سامنے آ جائیں۔ یہ مبارک کام اگر ہو جائے تو کئی اہم فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، جنہیں زبانی بحث و مباحثہ سے ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان فوائد میں سے چند اہم فوائد ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

جمع کتابی کے فوائد

❁ **پہلا فائدہ:** قراءات متواترہ کو مصاحف کی شکل میں جمع کرنے کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے تا قیامت فتنہ انکار قراءات کا عوامی سطح پر قلع قمع ہو جائے گا۔ کوئی بھی شخص اگر انکار قراءات کی طرف پیش قدمی کرنا چاہے اور عوام کو اس کے مقابلہ میں مصحف پیش کر دیا جائے تو عوام اس کی بات پر کان دھرنے کے بجائے اس کے درپے ہو جائیں کہ تو قرآن کا انکار کرتا ہے۔

❁ **دوسرا فائدہ:** حجیت قراءات کے لئے عوام کی سطح پر خاص علمی دلائل دینے کی چنداں ضرورت نہیں رہے گی۔ صرف قرآن کا دکھا دینا ہی کافی ہوگا جس سے وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ اگر ابتداء مطمئن نہ بھی ہوں تو کم از کم انکار نہیں کر سکیں گے کیونکہ اگر انکار کیا تو قرآن کا انکار لازم آئے گا۔

❁ **تیسرا فائدہ:** جمع کتابی کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ آج کل دنیا میں قرآن کے متعلق جو نمائشیں ہوتی ہیں، جن میں قرآن کریم مختلف شکلوں، مثلاً چھوٹے ترین یا بڑے ترین خط میں قرآن، ایک بینر پر لکھا ہوا مکمل قرآن، قرآن کے قدیم سے قدیم نسخہ جات، مختلف خطوں میں لکھے ہوئے متعدد قرآنوں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، جو کہ مسلمانوں کی قرآن سے محبت کی غمازی کرتی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر جمیع روایات میں شائع شدہ قرآن بھی موجود ہوں گے تو ایسی نمائشوں میں ایک علمی اضافہ ہوگا جس سے ان کی اہمیت مزید بڑھے گی۔

❁ **چوتھا فائدہ:** جمع کتابی کا ایک انتہائی اہم فائدہ یہ ہے کہ فتنہ انکار حدیث کی سرکوبی ہوگی، کیونکہ انکار حدیث کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ احادیث سے قراءات کا ثبوت ہوتا ہے جو کہ منکرین قراءات کے مطابق قرآن کی قطعیت کے منافی ہے۔ لہٰذا وہ احادیث جن میں قراءات کا ذکر ہے غیر مستند ہیں اور جن راویوں سے وہ روایات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منقول ہیں وہ غیر ثقہ ہیں۔ جب قراءات مصاحف کی شکل میں میں موجود ہوں گی تو جس طرح قراءات کا انکار ناممکن ہوگا اسی طرح انکار حدیث جو قراءات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، ختم ہوجائے گا اور اس سے انکار حدیث کی باقی بنیادوں پر بھی زد پڑے گی۔

❁ **پانچواں فائدہ:** جمع کتابی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی بھی روایت کا مصحف جب تحقیق کے بعد شائع ہوجاتا ہے تو وہ رسم اور ضبط میں معیار بن جاتا ہے۔ پھر جب بھی کوئی مسئلہ پیش آئے تو مصحف کی طرف رجوع کرلیا جاتا ہے۔ اسی طرح جن روایات میں مصحف شائع ہو چکے ہیں وہ رسم اور ضبط میں بھی ایک معیار بن چکے ہیں اور جن روایات میں مصاحف شائع نہیں ہوتے اور ان میں پایا جانے والا اختلاف شائع شدہ مصاحف میں موجود بھی نہیں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مصاحف مطبوعہ میں اشمام الحرکۃ بالحرکۃ کی مثال تو موجود ہے جیسے قیل لیکن کسی بھی مصحف میں اشمام الحرف بالحرف کی مثال موجود نہیں۔ جس طرح صراط اور اصدق میں ص اور زاء کا اشمام اگرچہ کتب میں موجود ہے۔ اسی طرح امام یعقوب کی قراءات میں یاءات زائد کی ہے جو یاءات زوائد وقف اور وصل دونوں میں پڑھی جاتی ہیں ایسی مثالوں کے لئے بھی مصاحف کی صورت میں معیار مقرر کرنے کی ضرورت ہے جو کہ جمع کتابی کی صورت میں حاصل ہوجائے گا۔

جمع کتابی کے سلسلہ میں کلّیة القرآن ، جامعہ لاہور الاسلامیہ اور دیگر اداروں کی خدمات

کلّیة القرآن الکریم ، جامعہ لاہور الاسلامیہ

کلیۃ القرآن ، جامعہ لاہور الاسلامیہ نے جہاں خدمتِ قرآن کے بہت سے سلسلے شروع کر رکھے ہیں، وہاں جمع کتابی کے سلسلہ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا اور اس میں وہ کام کیا ہے کہ جو تاریخ اسلام میں اپنی نوعیت اور جامعیت کے اعتبار سے یگانہ حیثیت کا حامل ہے۔ وہ یہ کہ قراءات قرآنیہ عشرہ متواترہ، جو کہ کلیات اور مدارس میں صدیوں سے پڑھائی جارہی ہیں اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ قواعد وضوابط اور پڑھنے کے انداز تو کتبِ قراءات میں موجود ہیں، لیکن باقاعدہ مصاحف کی شکل میں موجود نہیں ہیں، کلّیة القرآن الکریم، جامعہ لاہور کے فضلاء میں سے تقریباً بارہ محقق اساتذہ نے محنتِ شاقہ فرما کر تین سال کے عرصہ میں وہ تمام غیر متداولہ قراءات میں سولہ مصاحف تیار کرلیے ہیں اور جیسا کہ راقم نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ کام اپنی نوعیت اور جامعیت کے حوالے سے تاریخ اسلامی کا پہلا کام ہے۔ یہ کام کویت کے عالمی ادارہ حامل المسك الاسلامیہ کی سربراہ تنظیم لجنة الزكاة للشامية والشويخ کے ایما کیا گیا ہے، جس کی مراجعت کے لیے مذکورہ تنظیم کے ذمہ داران کا لجنة مراجعة المصاحف، مصر سے تعاقد ہے اور آج کل یہ مشروع اسی ادارہ کے زیر اہتمام تنفیذی مراحل میں ہے۔

ان مصاحف کی تیاری میں مجمع الملك فهد کی طرف سے شائع کردہ روایتِ حفص کے مصحف کو اساس بنایا گیا ہے اور قراءاتِ عشرہ کے متعدد اختلافات کے مطابق علم رسم، علم ضبط اور علم الفواصل کی فنی تفصیلات کا لحاظ کرتے ہوئے رسمِ مصحف میں تبدیلیاں کردی گئی ہیں۔ ذیل میں ہم متعدد علوم سے متعلق ان کتب کی ایک فہرست ذکر کرتے ہیں، جن کی روشنی میں اس سارے علمی کو سرانجام دیا گیا:

www.KitaboSunnat.com

کتب علم قراءات

① جامع البیان فی القراء ات السبع المتواترة اَز امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ
② النشر فی القراء ات العشر اَز امام ابن جزری رحمہ اللہ
③ غیث النفع فی القراء ات السبع اَمام صفاقسی رحمہ اللہ
④ عنایات رحمانی شرح شاطبیة اَز استاد القراء قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ
⑤ البدور الزاهرة فی القراء ات العشر المتواتره من طریقی الشاطبیه والدرة اَز شیخ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ
⑥ مصحف دار الصحابة بالقراء ات العشر المتواترة اَز جمال الدین محمد شریف حفظہ اللہ
⑦ القراء ات العشر فی هامش القرآن الکریم اَز محمد کریم راجح حفظہ اللہ
⑧ أجزاء مختلفة فی القراء ات العشر المتواترة اَز قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ

کتب علم رسم

① المقنع فی معرفة رسم المصاحف والامصار اَز امام دانی رحمہ اللہ
② المحکم فی نقط المصاحف از امام دانی رحمہ اللہ
③ کتاب المصاحف اَز امام ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اَشعث السجستانی بالمعروف بابن اَبی داؤد رحمہ اللہ
④ مختصر التبین لهجاء التنزیل اَز امام ابوداؤد سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ
⑤ عقیلة أتراب القصائد اَز امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ
⑥ دَلیل الحیران اَز الشیخ ابراهیم بن احمد المارغنی رحمہ اللہ
⑦ تنبیه الخَلان علی أعلان بتکمِیْل مَوْرِدِ الظَّمْـآن اَز علامہ عبدالواحد الاندلسی رحمہ اللہ
⑧ نثر المرجان فی رسم نظم القرآن اَز محمد غوث بن محمد النائطی رحمہ اللہ
⑨ جامع البیان فی مَعْرِفَة رسم القرآن اَز علی اسماعیل الهنداوی رحمہ اللہ
⑩ نفائس البیان فی رسم القرآن اَز شیخ محمد اِدریس العاصم حفظہ اللہ

کتب علم ضبط

① کتاب النقط اَز امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ
② المحکم فی نقط المصاحف اَز امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ
③ کتاب أصول الضبط و کیفیته علی جهة الاختصار اَز امام ابوداؤد سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ
④ الطَّراز فی شَرْح ضَبْطِ الخَرَّاز اَز الامام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ التَّنِّیسِی رحمہ اللہ
⑤ سمیر الطالبین فی رسم وضبط الکتاب المبین اَز شیخ علامہ علی محمد الضبَّاع رحمہ اللہ
⑥ إرشاد الطالبین إلی ضبط الکتاب المبین اَز ڈاکٹر محمد سالم المحیسن رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب علم الفواصل وعد الآی

① ناظمة الزهر فی علم الفواصل اَز امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ
② بشیر الیسر شرح ناظمة الزهر از علامہ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ
③ کاشف العسر شرح ناظمة الزهر از قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ
④ ہدایات الرَّحیم اَز قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ

مجمّع الملك فهد بن عبدالعزیز

گذشتہ صفحات میں ہم مجمع کی جمع کتابی کے سلسلہ میں خدمات پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ مجمّع ملك فهد نے روایت حفص کے علاوہ باقی تین متداول روایات میں مصاحف شائع کرکے باقاعدہ اس کام کی بنیاد ڈالی ہے، یقیناً وہ اس بارے میں ہونے والے کام کے اجراء میں برابر کے شریک ہیں، کیونکہ جس فکرہ کے مطابق ذمہ داران کلیہ القرآن یہ کام شروع کیا تھا وہ مجمع کے کام ہی سے سامنے آیا۔ مجمّع ملك فهد کا علمی کام کون سے شیوخ نے کن کتب کے روشنی میں کیا، اس کی تفصیل ہر ایک مصحف کے آخر میں موجود ہے۔

ہماری حالیہ اطلاعات کے مطابق مجمّع الملك فهد نے بھی روایاتِ غیر متداولہ پر کام شروع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جمع کتابی کے مشروع کے سلسلہ میں اہل جہد کی مبارک کاوشوں بارآور فرمائے۔ آمین

دار القراء ات البانیة

جمع کتابی کے سلسلہ میں علاقہ البانیہ کا ایک ادارہ دار القراء ات بھی کام کررہا، جس کے تحت قراءات سبعہ کی چودہ مرویات میں سے غیر متداولہ قراءات کی طباعت کا مشروع جاری ہے۔ اہل ادارہ نے اپنے کام کے تعارف کے لیے باقاعدہ ایک ویب سائٹ بھی بنا رکھی ہے۔ طباعت مصاحف کی سلسلہ میں اس ادارہ کا انداز یہ ہے کہ ایک ایک مصحف کی تیاری کرکے اس کی تکمیل کرتے ہیں اور پھر دوسرے مصحف پر کام شروع کرتے ہیں۔ یہ ادارہ فی الحال دو مصاحف یعنی مصحف بزی اور مصحف قنبل پر کام مکمل کرچکا ہے اور لجنة مراجعة المصاحف مصر کے رئیس شیخ القراء ڈاکٹر احمد عیسیٰ معصراوی حفظہ اللہ کی زیر نگرانی تیرہ افراد کی کمیٹی ان دونوں مصاحف کی مراجعت کرچکی ہے اور یہ مصاحف طباعت کے مرحلہ میں ہیں۔ اہل ادارہ آج کل روایت ہشام اور روایت ابن ذکوان کی تیاری کے سلسلہ میں کام کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے بابرکت پروگرام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: چار متداولہ روایات کو مجمع ملک کے علاوہ عالم اسلام کے متعدد ممالک کے مختلف طباعتی اداروں نے بھی نشر کیا ہے۔ وہ مطبوعہ مصاحف جن ان چار روایات میں مختلف مکتبوں کی طرف سے مطبوع ہیں ان میں سے تیس کے قریب اداروں کے مصاحف ہمارے پاس موجود ہیں، جس کی مکمل فہرست آپ ''قراءات متداولہ اوران میں مطبوع مصاحف کا ایک تعارف'' کے زیرعنوان لکھے گئے مقالہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ فکر!

اے اہل قرآن! سلف اپنے حصے کا کام کر چکے ان کے پاس حفاظت قرآن کے جو ذرائع تھے وہ بروئے کار لائے اور حفاظت کلامِ حمید کا حق ادا کر دیا۔ اب ہمارے کرنے کے دو کام ہیں ایک تو یہ کہ قرآن کے تلفظ اداء کو محفوظ کریں جس کی طرف مرد درویش ڈاکٹر لبیب سعید رحمہ اللہ نے ہمیں دعوت فکر دی، اپنے حصے کا کام کیا اور مقالہ لکھ کر اپنا پیغام بھی ہم تک پہنچا دیا اب ہمارے ذمہ یہ قرض باقی ہے کہ اس کی کوششیں رنگ لائیں، اس کا لگایا ہوا پودا پھل آور درخت بنے، اس کا ولولہ اہل قرآن کے لئے محرک بنے، اس کے جذبوں کی تپش حاملین قرآن محسوس کریں اور حفاظت قرآنی کا شوق، شوق صاحبان نظر بنے۔

ہم منتظر ہیں کہ حمیت قرآنی کا کون سا پیکر اس آواز پر لبیک کہتا ہے؟ کون سا لحن داؤدی کا مالک اپنی آواز کو اس کام کے لئے وقف کرتا ہے؟ کون سا تلفظ واداء کا ماہر اس کارِ خیر کو اپنا مشغلہ بناتا ہے؟ اور کون سا صاحب ثروت اس مبارک کام کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھولتا ہے۔

دوسرا مسئلہ جمع کتابی کا ہے تو اس باب میں ہم نے چند فوائد کی روشنی میں اس کی اہمیت اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ صاحبان علم و بسط کو اس طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ ہم حفاظت قرآن کی ذمہ داری سے کلی طور پر عہدہ براں ہوسکیں۔ اس بارے میں علماء کی اگر یہ رائے ہو کہ یہ کام خلاف مصلحت ہے، لہٰذا نہیں کرنا چاہئے تو عرض ہے کہ یہ کام پہلے مجمّع الملك فهد اور دیگر ادارے شروع کر چکے ہیں۔ اس کے فوائد جو ہم نے ذکر کئے ہیں اس بات کے متقاضی ہیں کہ یہ کام ہونا چاہئے، لیکن اس کام کو کرنے کے بارے میں ہماری چند سفارشات ہیں:

1. یہ کام علمی نوعیت کا ہونا چاہئے عوامی نوعیت کا نہ ہو، تاکہ وہ لوگ جو علم قراءات سے ابتدائی واقفیت بھی نہیں رکھتے وہ کہیں فتنہ کا شکار نہ ہو جائیں۔
2. جمیع روایات میں قرآن شائع کرنے کے بعد اس کو پوری دنیا کی لائبریریوں میں پہنچایا جائے۔ عوامی سطح پر لانے سے پرہیز کیا جائے البتہ رائے عامہ ہموار کرنے کے بعد عوامی سطح پر بھی لایا جاسکتا ہے۔
3. یہ کام ان اداروں کی زیر نگرانی ہونا چاہئے جو مصاحف کی تیاری اور طباعت میں اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً مجمع ملک فہد اور ادارہ بحوث علمیہ مصر کی لجنة مراجعة المصاحف وغیرہ۔

اللہ ہمیں قرآن کی خدمت کے لئے چن لے اور ان خدمات کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ